بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی سزا

نمازی کے آگے سے گزرنا بڑا گناہ ہے۔ لہذا گزرنے والوں کو چاہئے کہ وہ نمازی کا خیال رکھیں۔ اسی طرح نماز پڑھنے والوں کو بھی چاہئے کہ وہ ایسی جگہ نماز پڑھیں جہاں سے گزرنے والوں کو پریشانی نہ ہو اور اگر ایسی جگہ نہ ملے تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے سامنے کوئی چیز مثلاً کرسی یا لکڑی کا تختہ سُترہ کے طور پر رکھ لیں، جس کی اونچائی تقریباً ایک ذراع کے قریب (ایک فٹ سے کچھ زیادہ) ہو۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے اور سُترہ کے متعلق چند احادیث:

☆ حضرت ابوجہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر جان لے کہ اس پر کتنی بڑی سزا ہے تو وہ اس کے سامنے سے گزرنے کی بجائے چالیس تک ٹھہرا رہتا، تو یہ بہتر تھا۔ (بخاری۔مسلم۔ موطا مالک)
ابوالنضرؒ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں، آپ کی مراد چالیس دن تھی یا چالیس مہینہ یا چالیس سال۔ البتہ مسند احمد اور ابن ماجہ کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس سے آپ ﷺ کی مراد چالیس سال ہے، یعنی نمازی کے آگے سے گزرنا نہیں چاہئے خواہ ۴۰ سال تک کھڑا رہنا پڑے۔

☆ حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس پر کتنی سخت سزا ہے تو اس کے بدلے اگر وہ زمین میں دھنس جائے تو اس کے لئے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے یہ بہتر ہے۔ (موطا مالک، باب التشدید فی ان یمر احد بین یدی المصلی)

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نماز کے سُترہ کی بابت پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مؤخرہ الرحل (کجاوہ کی کیل) کی طرح۔ (مسلم، سترۃ المصلّی)

علامہ نوویؒ اس کی تشریح فرماتے ہیں سُترہ کی کم از کم مقدار کجاوہ کی کیل جتنی ہوتی ہے جو کہ کلائی کی ہڈی اور دو تہائی ذراع کے برابر ہوتی ہے اور اسی طرح کی کوئی چیز کھڑی کرنے سے یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے آگے نیزہ بردار ہوتا۔ یہ نیزہ عیدگاہ میں آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا پھر آپ ﷺ اس طرف نماز پڑھتے۔ (مسلم، سترۃ المصلّی)

چند ضروری مسائل :

☆ اگر کسی میدان یا صحن میں نماز ادا کی جارہی ہے تو باجماعت نماز میں امام کا سُترہ سب کی طرف سے کافی ہے۔ پھر سُترہ کی موجودگی میں اگر کوئی شخص سامنے سے گزر جائے تو گنہگار نہیں ہوگا۔

☆ مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) میں نماز پڑھنے والوں کے آگے سے گزرنے کی گنجائش ہے۔ مسجد نبوی (مدینہ منورہ) کا حکم بھی مسجد حرام کی طرح ہے کہ وہاں پر بھی ازدحام زیادہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھنے والوں کے آگے سے گزر سکتے ہیں۔ مگر دونوں مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں بھی نمازی کے آگے گزرنے سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں۔

☆ احادیث میں نمازی کے آگے سے گزرنے سے منع کیا گیا ہے، لہذا اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہوا ہے اور اس کے پیچھے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے، تو یہ شخص نمازی کے آگے سے اٹھ کر جا سکتا ہے، کیونکہ یہ نمازی کے آگے سے گزرنا نہیں کہلایا جائے گا۔

☆ نمازی اگر کسی شخص کو اُس کے آگے سے گزرتا ہوا دیکھے، تو ایک ہاتھ کے اشارہ سے نمازی اُس گزرنے والے شخص کو روک سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص گزر ہی جائے تو نماز پڑھنے والے کی نماز اس سے فاسد نہیں ہوگی۔

☆ اگر سُترہ نہیں رکھا ہے تو تین چار صفوں کے بعد نمازی کے آگے سے گزرنے کی گنجائش ہے۔ دیگر علماء نے ایک صف کے بعد گزرنے کی اجازت دی ہے۔ مگر احتیاط اسی میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے حتی الامکان بچیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات نمازی کے آگے سے گزرنے سے بچنے کی ہیں۔

☆ کسی ستون کے پیچھے نماز پڑھنے کی صورت میں ستون سُترہ کا بدل ہو جائے گا۔

☆ فرض نماز سے فراغت کے بعد فوراً ہی سنن یا نوافل کی نیت نہ باندھیں بلکہ کچھ دیر اللہ کا ذکر کر لیں یا دعائیں کر لیں۔ تاکہ جن حضرات کو کوئی ضرورت یا تقاضہ ہو تو وہ مسجد سے نکل سکیں۔

☆ یاد رکھیں کہ سنن و نوافل کا گھر پر پڑھنا زیادہ بہتر ہے، البتہ اگر کسی شخص کے لئے گھر پر سنن یا نوافل کا اہتمام دشوار ہے، تو وہ شخص فرض نماز سے فراغت کے بعد مسجد میں ہی سنن ادا کر لے۔

☆ خواتین گھر کے کسی کونے میں اِس طرح نماز ادا کریں کہ کسی شخص کو اُس کے آگے سے گزرنا نہ پڑے۔ کسی کونے میں جگہ نہ ملنے کی صورت میں کوئی چیز سُترہ کے طور پر رکھ کر اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔

محمد نجیب قاسمی سنبھلی، ریاض